# پیام

از جناب نہال سیوہاروی

چشمِ جہاں کو وسعتِ جوشِ عمل دکھلائے جا — ارض و سما کے تاجدار، ارض و سما پہ چھائے جا
جتنا دبائے سختیٔ کوہِ گرانِ غم تجھے — مضحکۂ وجودِ غم اور بھی تو اڑائے جا
جادۂ غم سے منہ نہ موڑ شانِ تہمتنی نہ چھوڑ — پیش ہی ہفتخواں تو ہو، تو بھی قدم بڑھائے جا
رزمگۂ جہاں میں ہے داخلِ مرگ خامشی — اے دلِ زندہ چپ نہ رہ نغمۂ نو سنائے جا
ہاں یونہی دادِ ظلم دے چرخِ جفا شعار کو — ہاں یونہی مسکرائے جا، ہاں یونہی گنگنائے جا
خمکدۂ حیات ہے کس کے لیے، ترے لیے — خمکدۂ حیات سے جامِ طرب اڑائے جا
جس میں نہ ہو جفاکشی ننگ ہے وہ شناوری — سیلِ موج سے نہ ڈر سیلیٔ موج کھائے جا
حکمتِ تازہ ترے ہو کا شفِ رازِ زندگی — انجمنِ حیات کو مشعلِ نو دکھائے جا
ساقیٔ ارتقا، ہنوز تشنہ ہے بزمِ روزگار — اور ابھی پلائے جا اور ابھی لنڈھائے جا
لحظہ بہ لحظہ فاش کر دل کے حقائقِ نہاں — ساغرِ گل کو اپنے تو ساغرِ جم بنائے جا
ہونگی اسی طرح سے طے منزلیں اوج کی تمام — رفعتِ مہر و ماہ کو فرش قدم بنائے جا
جس کی نوا سے جھوم جائے دہر وہ سازِ عشق ہے — ہاں اسی سازِ عشق سے عقل کے ہوش اڑائے جا
کیا نہیں جانتا ہے تو غایتِ انقلاب کو — تجھ سے یہ کل کے کیا کہوں نقشِ کہن مٹائے جا
پردۂ حجاب یا نمود دونوں ادائیں ہیں تری — پردہ کبھی گرائے جا، جلوہ کبھی دکھائے جا

تجھ سے زمینِ شعر ہے غیرتِ صد ارم نہال
صورتِ ابرِ نو بہار پھول یونہی کھلائے جا